مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

"مسئلہ ختم نبوت جو کافی زمانہ سے الجھا ہوا تھا اور قوم نے اسکے حل کیلئے جو قربانیاں دیں وہ آج ایک حد تک حل ہو گیا ہے اس مسئلے کے سلسلے میں اکابر علمائے کرام نے زمانہ طویل سے اس کے لئے جد و جہد شروع کی تھی اس وقت اگر وہ زندہ ہوتے تو آج اُن کی خوشی کی انتہا نہ ہوتی۔"

تقریر مولانا مفتی محمودؒ دفتر ختم نبوت کراچی دسمبر ۷۵ء

واللہ غالب علی أمرہ

جلد نمبر ۳

یکم رجب تا ۷ رجب ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۸۵ء

شمارہ نمبر ۳۹

خصائل نبوی ص

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

اس باب سے مقصود حضور علیہ السلام کے نفل روزوں کا بیان ہے۔ آپؐ کی عادت شریفہ روزے بہت رکھنے کی تھی۔ کبھی کبھی آپؐ مسلسل کئی کئی دن روزے رکھتے تھے۔ روزہ کی فضیلتیں احادیث کی کتابوں میں وارد ہوئی ہیں۔ حق تعالیٰ جل شانہٗ کے ہر حکم میں ہر ارشاد میں ہزاروں مصالح ہیں حکمتیں ہیں۔ آدمی کی عقل کی اتنی پرواز کہاں ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ جیسے حکیم کی حکمتوں کو پہنچ سکے ہر شخص کی جہاں تک پرواز ہے وہاں تک وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے دینی اور دنیوی فوائد کا ادراک کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اس سے بھی اونچی ہوتی ہیں جس طرح اور احکام میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، روزے میں بھی ہیں منجملہ ان کے چند مصالح ظاہر اور بدیہی ہیں جن میں سے ایک جذبۂ مواساۃ اور ہمدردی ہے جو شخص خود بھوکا رہتا ہے اس کو بھوکے کی ہمدردی پیدا ہو سکتی ہے جو خود بھوک کی تکلیف اٹھاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ غریب پر کیا گزرتی ہے بھوکے کو کس مصیبت کا سامنا ہے ایسی حالت میں اس کو بھوکے کی امداد کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور غریب کے ساتھ ہمدردی کو بھی طبیعت تقاضا کرتی ہے اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ روزہ سے قوت بہیمیہ اور شہوانیہ کا زور کم ہوتا ہے یہ قوت جب زور پکڑتی ہے تو بہت سے ایسے امور آدمی سے سرزد ہوتے ہیں جو دین و دنیا میں روسیاہی کا سبب بنتے ہیں۔ اسی کو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

این نہ عشق است آں کہ در مردم بود ؛ این فساد خوردن گندم بود

یہ عشق یعنی جو آج کل لوگوں میں ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہے جو بھلے آدمیوں میں ہوتا ہے یہ پیٹ بھرنے کا فساد ہے کہ جب پیٹ بھرا ئی مل جاتی ہے تو ناپاک حرکتیں خوب سوجھتی ہیں اور جب بھوک کا غلبہ ہو رہا ہو تو عشق وشق سب بھول جاتا ہے اسی لیے حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو نکاح نہ کر سکتا ہو اس کو چاہیے کہ روزے کثرت سے رکھا کرے کہ یہ شہوت کو توڑنے والا ہے اس کے علاوہ ایک بڑی علت روحانیت کی قوت ہے روزہ سے روحانیت کو بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر ملت و مذہب میں کسی نہ کسی صورت سے روزے کا وجود ہے اور مذاہب حقہ میں حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے روزہ کی مشروعیت رہی ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معمولات روزے میں مختلف رہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا معمول ہمیشہ بارہؐ مہینے روزے رکھنے کا تھا، اور حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معمول ایک دن روزہ دوؐ دن افطار کا تھا اسی طرح دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مختلف معمولات رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول اس میں بھی عجیب نرالا تھا کہ مصالح وقتیہ کے تحت میں خاص خاص ایام میں روزے معمول اور متعین فرما رکھے تھے اور ان کے علاوہ وقتی مصالح کے تحت میں بسا اوقات لگاتار روزے رکھتے اور بسا اوقات افطار فرماتے جس کی وجہ ظاہر ہے کہ جب بمنزلہ ایک تریاق اور دوا کے ہے تو وقتی مصالح سے اس میں قلت و کثرت جیسا کہ دوا کا اصول ہے لابد ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معمولات نمونہ کے طور پر مصنفؒ نے ذکر فرمائے ہیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۳۹

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۸۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

فہرست

۱	خصائل نبویؐ	
	حضرت شیخ الحدیثؒ	۲
۲	گلدستہ معرفت	
	مولانا سید حسین صاحب	۴
۳	ابتدائیہ	
	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۵
۴	حضرت صدیق اکبرؓ	
	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۷
۵	پڑھتا جا شرماتا جا	
	مولانا تاج محمد صاحب	۱۲
۶	آپ کے مسائل	
	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۵
۷	کارواں ختم نبوت	۱۹

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ ساشہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

انسان کے اصلی جوہر

فرمایا کہ صدق واخلاص اور ایفائے عہد انسان کے اصلی جوہر ہیں۔ جس انسان میں صدق واخلاص کے ساتھ ایفائے عہد بھی ہوگا۔ وہ حقیقۃً انسان ہے۔ یہی وہ جوہر ہیں جن سے انسان خدا کے سامنے سرخرو ہوگا اور دنیا میں بھی لوگ ان ہی صفات کو انسانیت کے کمالات شمار کرتے ہیں۔ انسان کی شرافت کی علامت میں اس کی سچائی اور وعدہ پورا کرنے کو بڑا دخل ہے ان صفات سے جو لوگ عاری ہوتے ہیں ان کو لوگ حقیقی عزت نہیں دیتے دنیاوی مال وجاہ سے لوگوں کے قلوب میں خوف اور ڈر تو پیدا ہو سکتا ہے لیکن عظمت اور عزت کا مقام نہیں حاصل ہو سکتا۔ البتہ صدق وصفا اور ایفائے وعدہ کرنے والوں کی لوگوں کے قلوب میں قدر و منزلت ہوتی ہے، جو کہ پائیدار ہوتی ہے۔ بلکہ خالق تعالیٰ کی نگاہ میں بھی یہ حضرات احترام کی جگہ پاتے ہیں، ارشاد ہے:۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ بے شک اللہ کے نزدیک وہی عزت پائے گا جو تم میں سب سے زیادہ تقدس وتقویٰ والا ہے۔

چنانچہ حصول تقویٰ کے لیے صدق مقال اور ایفائے عہد دو بنیادی پتھر ہیں جن پر تقویٰ کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اور جو جھوٹ بولے گا اور جھوٹے وعدے کرے گا اس کے دل سے تقویٰ اٹھ جاتا ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنا بنانا چاہتے ہیں اس کو دنیا کے کاموں سے فارغ فرما دیتے ہیں۔ اور جس کو اپنی بارگاہ قدس سے دور کرنا چاہتے ہیں اس کو دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں۔ دنیا پھر اس شخص کو اچھی طرح ہلکان وپریشان کرتی ہے، اور ایسا شخص مثل باؤلے کتے کے ہو جاتا ہے کہ دربدر بھاگا پھرتا ہے لیکن اس کی حیرانی وپریشانی دور نہیں ہوتی ہے یہاں تک موت آکر اس کا قصہ پاک کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بندگی میں حاضر رکھیں اور دنیائے دنی سے ہم کو اپنی پناہ عطا فرمائیے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا کے مال ومنصب سے (جو اس کے لیے مضر ہو) اس طرح بچاتا ہے کہ جس طرح تم اپنے بیماروں کو پانی سے بچاتے ہو۔ حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

تا بدانی ہر کہ را یزداں بخواند
از ہمہ کار جہاں بے کار ماند

شاہ نیاز احمدؒ فرماتے ہیں ؎

بے کار و معطل ہی رہو کار جہاں سے
فہمیدہ میں اپنے تو بڑا کام یہی ہے

بقیہ : کاروان ختم نبوت

کے لیے۔ ان کی یہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں۔ لہٰذا حکومتی ادارے ان کو روکنے کے لیے مؤثر کارروائی کریں۔

ابتدائیہ

مدیر لاہور کے نام

قادیانی علم الالہام کا ایک نیا نکتہ

بروزِ خدا ــــ مرزا ــــ جے سنگھ بہادر

مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب

مزاج گرامی! آپ کے ہفت روزہ "لاہور" (۲۰ مارچ ۱۹۸۵ء) کی اشاعت میں شادمان لاہور کے ایک ڈاکٹر صاحب کا مراسلہ ادارتی کالم میں شائع ہوا ہے جس میں راقم الحروف اور مولانا اللہ وسایا صاحب کے ان مضامین پر اظہار خیال کیا گیا ہے جو روزنامہ جنگ لاہور کی ۱۲ فروری کی اشاعت میں جناب حنیف رامے کے مضمون کے سلسلہ میں شائع ہوئے۔ میں آپ کا اور مکرم ڈاکٹر صاحب کا ممنون ہوں کہ ان مضامین پر نظر التفات فرمائی، اظہار خیال کا ہر شخص کو اس کے اپنے علم و فہم کے مطابق حق ہے۔ اور تنقید اگر جائز و صحیح ہو تو اسے بھی لائق قدر قرار دیا جانا چاہیے کہ اس سے غلطیوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک بات بھی حقائق و واقعات کی روشنی میں صحیح نہیں کہی، مثلاً ان کا یہ کہنا کہ "مولوی صاحبان نے حوالہ جات کو سخت بددیانتی سے کاٹ چھانٹ کر پیش کیا ہے"۔ قطعاً صحیح نہیں۔ اگر کوئی حوالہ غلط تھا یا بقول ان کے کاٹ چھانٹ کر پیش کیا گیا تھا تو وہ اس کی نشاندہی فرما سکتے تھے کہ فلاں حوالہ غلط دیا گیا ہے۔

راقم الحروف نے اپنے مضمون میں جتنے حوالوں کا خلاصہ دیا ہے ان کی بالکمال و تمام عبارتیں اپنے رسالہ "قادیانی کلمہ" میں پیش کر دی ہیں، اسے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں تو اُن حوالوں کے فوٹو سٹیٹ بھیج سکتا ہوں، یا اگر چاہیں تو کسی عدالت میں پیش کر سکتا ہوں۔ ان کو اطمینان دلانے کا اس سے بہتر کوئی اور ذریعہ ہو تو وہ بتائیے۔

پھر جو حوالے میں نے پیش کیے ہیں وہ کوئی جدید انکشاف نہیں بلکہ یہ وہ نظریات ہیں جن پر مرزا صاحب کے علم الکلام کی بنیاد ہے۔ اور جن پر خود آپ کی جماعت کے اکابرین سیکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں صفحات سیاہ کر چکے ہیں، ان حوالوں میں سے ایک ایک نکتہ پر کئی کئی حوالے موجود ہیں۔

ڈاکٹر صاحب ہی بتائیں کہ

الف : کیا وہ مرزا صاحب کی اس وحی پر ایمان نہیں رکھتے جس میں مرزا صاحب کو "محمد رسول اللہ" کہا گیا ہے۔؟

ب : کیا مرزا صاحب نے آیت، "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا عقیدہ پیش نہیں کیا؟

ج : کیا خود کو محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کا ظہور قرار نہیں دیا۔؟

د : کیا بعثت ثانیہ کے دور کی روحانیت کو پہلی بعثت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد قرار نہیں دیا ؟

ھ : کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اسلام کو پہلی رات کے چاند سے اور بعثت ثانیہ کے زمانہ میں چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ نہیں دی۔

و : کیا مرزا صاحب کے مرید ظہور الدین اکمل نے مرزا صاحب کو وہ قصیدہ سنا کر داد تحسین حاصل نہیں کی، جس میں کہا گیا تھا کہ :

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ! اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ز : کیا مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے نہیں لکھا :

" مسیح موعود خود " محمد رسول اللہ " ہے ۔ جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ۔۔۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ۔ ہاں ! اگر " محمد رسول اللہ " کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی ۔"

ان تمام حقائق کے باوجود اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم کلمہ " محمد رسول اللہ " میں مرزا غلام احمد قادیانی مراد نہیں لیتے تو خود ہی بتایئے کہ آپ کے اس انکار کو کیا نام دیا جائے ؟

آپ نے لکھا ہے کہ :

" ہر شخص کا نام اور عقیدہ وہی ہوتا ہے جو وہ بتائے اور جس کا وہ اظہار کرے ، نہ کہ وہ جو اس کے جھوٹے مخالف اور دشمن بیان کریں ۔"

آپ بتایئے کہ مرزا صاحب کا نام " محمد رسول اللہ " انہوں نے خود بتایا یا ان کے کسی جھوٹے دشمن نے ؟ اور جو عقائد لکھے گئے ہیں ۔ وہ خود مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے لوگوں نے خود لکھے ہیں ۔ یا ان کے کسی دشمن نے ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں ؟

ڈاکٹر صاحب نے (جاہل دشمن کے حوالے سے) مولانا اللہ وسایا صاحب کا فرضی نام " وساوا سنگھ " تجویز فرمایا تھا۔ میرے احباب کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خیال میں تو اس مثال کے ذریعہ مولانا اللہ وسایا صاحب کی توہین کرنا چاہی۔ لیکن مولانا کی کرامت دیکھئے کہ ڈاکٹر صاحب اس فرضی نام کے تجویز کرنے میں خدا تعالیٰ کے پاک نام کی گستاخی کر گئے ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے " اللہ وسایا " کی جگہ " وساوا سنگھ " تجویز کر کے گویا " اللہ " کا متبادل لفظ " سنگھ " تلاش کیا ہے ۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی کھلی بے حرمتی ہے ۔

مگر اس ناکارہ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا " اللہ " سے " سنگھ " کی طرف انتقالِ ذہنی بے وجہ نہیں ۔ بلکہ یہ قادیانی علم الاہام کے عین مطابق اور مرزا صاحب کے فیضانِ تربیت کا معمولی نتیجہ ہے ۔ کیونکہ مرزا صاحب کا ایک الہامی نام " جے سنگھ " بہادر بھی ہے نیز مرزا صاحب کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ : " انت منی بمنزلۃ بروزی " یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ " اے مرزا تو مجھ سے بمنزلہ میرے بروز کے ہے " ۔ اور بروز کے بارے میں مرزا صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ :

" تمام انبیاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی ۔ کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ؛ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

پس قادیانی علم الہام کے مطابق صغریٰ کبریٰ کی شکل اول یوں بنتی ہے کہ :

صغریٰ : " اللہ بہ رنگ بروز مرزا ہے " اور
کبریٰ : " مرزا جے سنگھ ہے ۔"
نتیجہ : " اللہ جے سنگھ ہے ۔"
عکس نتیجہ : " جے سنگھ اللہ ہے ۔"

باقی صـ ۲۳ پر

رفیق غار ومزار

صدیق اکبرؓ کی حیات وخدمات

ترتیب : محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

جب ظلمت کدہ عالم میں ہر طرف شرک و بدعت کی گھٹا ٹوپ اندھیریاں چھائی ہوئی تھیں ۔ خداوند ذوالجلال کے نام لیواؤں کا نام ونشان دور دراز تک نظر نہ آتا تھا ہر ایک گھر میں کفر و شرک کا دور دورہ تھا. چھوٹی چھوٹی باتوں پر برسہا برس تک جنگ و جدال کا بازار گرم رہتا تھا ۔ زنا کاری، شراب نوشی ، حرامکاری و حرامخوری اور بتوں کی پوجا پاٹ وغیرہ کا معمول بن چکے تھے ۔

تو یکایک صفا پہاڑی کی چوٹی سے ایک عظیم انسان نے وہی جس کی بشارت حضرت موسیٰ، عیسیٰ علیہما السلام پہلے سے دے چکے تھے ، نے توحید خداوندی کا نعرہ مستانہ لگایا. بتوں کی پوجا پاٹ کی تردید کی ۔ اس ہُو کے عالم میں یہ انقلابی آواز عجیب سی معلوم ہوئی ۔ جس کا ردعمل بہت سخت اور پریشان کن تھا۔ ہر طرف سے گالی گلوچ ، طعن وتشنیع اور حرص و لالچ کے متضاد ہتھکنڈے اپنائے گئے . جب کسی نے اس منادی برحق کی آواز پر لبیک نہ کہی ۔ تو پروردگار عالم جل شانہٗ نے ایک ایسی ہستی کا انتخاب فرمایا ۔ جو اسلام قبول کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ایک ممتاز تاجر اور مالدار آدمی تھے ۔ طبیعت شروع ہی سے اصلاح پسند تھی ۔ شرمناک اور ناشائستہ کاموں سے ہمیشہ اجتناب کیا . جہالت کے زمانہ میں شراب کو کبھی منہ تک بھی نہ لگایا تھا. جوا و سود خوری سے اور بتوں کی عبادت سے کنارہ کش رہے مکہ مکرمہ کے معززین انہیں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ اگر آپ کسی کی ضمانت اٹھا لیتے تو احترام کیا جاتا. عمائدین قریش اور اکابرین وادی بطحاء کی نظر میں آپ کی امانت و دیانت کا غلغلہ تھا ۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا تو وادی مکہ میں ہلچل پیدا ہوگئی ۔ اپنے پرائے بن گئے ۔ مدح سرائی کرنے والے مذمت کرنے لگے اور مکہ مکرمہ کے ذی اثر لوگ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے ۔

تو سب سے پہلے جس خوش نصیب ہستی نے آپ کی آواز پر لبیک کہا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے . جن کا نام نامی عبداللہ ، والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ، آپؓ کا لقب صدیق وعتیق ، کنیت ابوبکر، آٹھویں پشت میں جا کر آپ کا نسب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے ۔ عمر میں اڑھائی تین سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھوٹے تھے ۔

حلیہ مبارک

آپ کا رنگ سفید تھا ۔ جسم لاغر ، رخساروں پر گوشت کم ، پیشانی ابھری ہوئی ۔ آخری عمر میں بال سفید ہوگئے تھے ۔ بڑے نرم دل اور بردبار تھے ۔ قبول اسلام سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ مراسم تھے ۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے نکاح میں بھی آپ ہی واسطہ بنے ۔ قبول اسلام کے بعد یہ مراسم اتنے بڑھے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں ۔

(بخاری شریف)

قبول اسلام

جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے مکہ مکرمہ سے باہر تھے۔ واپسی پر جب سرداران قریش سے ملاقات ہوئی۔ تو اثناء گفتگو میں آپ نے پوچھا کہ کوئی نئی بات؟ تو عمائدین قریش نے جواب دیا کہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ سن کر آپ رضؓ کا دل تڑپ اٹھا۔ قریش سے واپسی کے بعد آپ رضؓ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے۔ اور پہلا سوال بعثت سے متعلق تھا۔ جواب سنتے ہی اسی محفل و مجلس میں بلاچون چرا کلمۂ اسلام قبول فرمالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے جس کسی کے سامنے کلمۂ اسلام پیش کیا اس نے تھوڑی بہت جھجک ضرور محسوس کی۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلاچون چرا اس کو قبول کرلیا۔ سیرت صدیق اکبر صـ۲۱

سب سے پہلے مسلمان

بعض روایات میں آتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔ بعض روایات میں حضرت زید بن حارثہ رضؓ کا تذکرہ ہے، بعض روایات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا۔ لیکن احادیث نبویہؐ سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی اوّلیت کی تائید ہوتی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تطبیق منقول ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے آزاد عورتوں میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضؓ، غلاموں میں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضؓ، بچوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، بچیوں میں حضرت زینب بنت رسولؐ۔ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ ایک عجیب نکتہ لکھتے ہیں "اوّلیت اسلام محض اس لیے فضیلت ہے کہ جو سب سے پہلے اسلام لایا ہوگا اسے مصائب رسولؐ میں سب سے زیادہ شرکت کا موقع ملا ہوگا۔ اور وہ دوسروں کے ایمان لانے کا سبب بنا ہوگا، یہ دونوں باتیں جماعوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہی مخصوص ہیں۔

(ازالۃ الخفاء)

مصائب رسولؐ میں شرکت محتاج بیان نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ پہلے مسلمان ہیں۔ جنہوں نے علی الاعلان خطبہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ریاض النضرہ میں ہے۔ وقام ابوبکر فی الناس خطیبا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وکان اول خطیب دعا الی اللہ عزوجل و الی رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے خطبہ میں توحید باری تعالیٰ کا اعلان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اظہار تھا۔ اور بتوں کی تردید تھی۔ کفار سنتے ہی ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ رضؓ بے ہوش ہوگئے اور پیروں تلے روندے گئے۔ آپ رضؓ کے قبیلہ بنو تیم کو اطلاع ملی اور وہ آپ رضؓ کو کپڑے میں ڈال کر گھر لے گئے۔ شام کے قریب ہوش آیا تو زبان پر سب سے پہلا جملہ جو جاری ہوا یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا گزری؟ جب تک آپؐ کی زیارت نہ کی، چین نہیں آیا اور نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔ جب خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ لیا۔ اور تمام مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا۔ جس دن آپ رضؓ پر ظلم و جفا کی انتہا کر دی گئی۔ اسی دن سید الشہداء شیر اسلام حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ صـ۲۹ تا صـ۳۱ مختصراً)

اگر خدیجۃ الکبریٰ رضؓ پہلے ایمان لائیں تو چنداں باعث تعجب نہیں کیونکہ وہ آپؐ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اور اگر حضرت علی المرتضیٰ رضؓ پہلے اسلام لائے تو بھی باعث حیرت نہیں کیونکہ وہ آپؐ کے دامن میں تربیت یافتہ تھے۔ زید بن حارثہ رضؓ پہلے ایمان لائے تو زر خرید غلام تھے اگر وہ نہ مانتے تو اور کون مانتا۔

کمال تو یہ ہے کہ ایک آدمی جو آزاد ہے۔ دولت دنیا کا مالک ہے۔ عقلمند و زیرک ہے۔ اپنے قبیلہ کے سرداروں میں شمار ہوتا ہے۔ آغاز اسلام اور ایام مصیبت ہی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست و بازو، ناصر و محافظ اور مصاحب

دائرہ میں شریک و سہیم بن جائے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

جذبہ تبلیغ واشاعت اسلام

جب آپؓ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو آپؓ کے پاس علاوہ مال تجارت کے چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے۔ جو آپؓ نے اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے قربان کر دیئے۔ ایام حج میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خیمہ خیمہ میں جا کر اسلام کی دعوت دیتے تو حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ ہوتے۔ آپؐ کا اور اسلام کا تعارف کراتے۔ اس طرح ہزاروں عرب اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہوئے۔ اور سینکڑوں حلقہ بگوشان اسلام ہو گئے۔ (۱) عشرہ مبشرہ میں سے حضرت عمر فاروقؓ، علی المرتضیٰؓ کے علاوہ حضرت عثمان، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہما آپؓ کی مساعی جمیلہ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور دنیائے اسلام بلکہ آسمان اسلام کے درخشندہ ستارے بنے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ (۲) علاوہ ازیں حضرت عثمان ابن مظعونؓ، خالد بن سعید ابن العاصؓ، حضرت ابو سلمہؓ، حضرت ارقمؓ جیسے ذی اثر قریش کے چشم و چراغ آپؓ کی ہدایت پر ——— اسلام میں داخل ہوئے۔

(۳) غلاموں میں سے میں حضرت بلال حبشیؓ موذن رسولؐ، عامرؓ، فہیرہؓ، ہندیہؓ، زنیرہؓ اور ام عبیسؓ جو بنی مؤمل کی کنیز تھیں، کو خرید کر طوق غلامی سے نجات دلائی۔ آپؓ کے والد حضرت ابو قحافہؓ نے فرمایا کہ ان نحیف اور کمزور غلاموں کو آزاد کرنے کا کیا فائدہ؟ اگر شوق ہے تو طاقتور غلاموں کو آزاد کرو تاکہ کچھ فائدہ ہو۔ آپؓ نے فرمایا کہ غلاموں کو آزاد کرنے سے میرا مقصد رقم حاصل کرنا نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ یعنی رضائے الٰہی کا حصول

مالی خدمات

مذکورہ بالا غلاموں ——— کو آزاد کرنے کے علاوہ آپؓ نے اشاعت اسلام کے لیے جو کچھ مال و دولت خرچ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ صحبت اور مال کے سلسلہ میں میرے اوپر سب لوگوں سے زیادہ احسان ابوبکرؓ کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ ابوبکرؓ کے علاوہ ہم پر جس کسی کا احسان تھا۔ اس کا ہم نے بدلہ ادا کر دیا۔ ابوبکرؓ کے جو ہم پر احسانات ہیں۔ اس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ادا کرے گا۔ اور مجھے کسی کے مال نے ہرگز وہ فائدہ نہیں پہنچایا جو ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا (ترمذی)

مسجد نبویؐ

مسجد نبویؐ کی زمین دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت میں تھی۔ جب آپؐ نے اس کا معاملہ طے کرنا چاہا تو دونوں بھائیوں نے ہبہ کرنا چاہی لیکن آپؐ نے انکار کر دیا۔ اور دس دینار کے بدلے خرید کی۔ جنہیں حضرت ابوبکرؓ نے ادا کر دیا۔ صرف قیمت ہی نہیں بلکہ مزدوروں کی طرح مٹی اور گارا تک خود اٹھایا۔ اور تعمیر مسجد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چندہ کی اپیل کی تو حضرت ابوبکرؓ نے سارا گھر پیش کر دیا۔ چنانچہ خواجہ دل محمد مرحوم پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور خوب نقشہ کھینچتے ہیں ؎

صحابِ پاک مصطفیٰؐ کو خدا نے کیا جگر دیا
کہ ہر قوم پر ایک نے بے دھڑک مال و زر دیا
کسی نے ثمن لا دیا کسی نے نصف گھر دیا
اور عائشہؓ کے باپؓ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا
کہا تمام مال و زر برائے حق نثار ہے

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت کیا کہ اے ابوبکرؓ اپنے گھر والوں کے لیے کیا کچھ باقی رکھا۔ تو بقول شاعر مشرق علامہ اقبالؒ ؎

پروانے کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر و مشیر

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام معاملات میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست راست اور وزیر و مشیر ہے اگرچہ حیثیتیں مختلف تھیں۔ مثلاً میدان کارزار میں وہ جانباز سپاہی نظر آتے ہیں۔ اور مشورہ کے وقت اعلیٰ درجہ کے مشیر باتدبیر، ناسامد حالات میں وہ پتھر کی چٹان کی طرح مضبوط اور سازگار حالات میں وہ رحیم وکریم نظر آتے ہیں۔ رات کے وقت عابد وزاہد اور شب زندہ دار اور دن کے وقت صائم النہار انہیں اوصاف و کمالات کی وجہ سے مسٹر ڈبلیو منٹگری واٹ کہتا ہے۔

"حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جہاں اونچے درجہ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ ساتھ ہی وہ ایک بلند پایہ لیڈر اور قائد بھی!

(سیرت صدیق اکبر رضؓ صفحہ بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام صفحہ ج ۱ جدید ایڈیشن)

غزوہ بدر میں آپؓ کی حفاظت کا شرف بھی آپؓ ہی کو حاصل ہوا غزوہ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کرنے والوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پیش پیش تھے۔ بلکہ تمام غزوات میں اپنی تلوار کے خوب جوہر دکھلاتے۔ اور کفار و منکرین اسلام کے چھکے چھڑا دیتے۔

دین کے کان اور آنکھیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اطراف واکناف میں لوگوں کو فرائض وسنن کی تعلیم کے لیے بھیجوں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو بھیجا کرتے تھے۔ کسی نے عرض کیا کہ آپ ابوبکرؓ وعمر رضؓ کو کیوں نہیں بھیجتے؟ فرمایا میں ان دونوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ یہ دین کے کان اور آنکھیں ہیں۔ (سیرت صدیق اکبر رضؓ صفحہ بحوالہ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۲۵)

ایک مرتبہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضؓ نعت خوان نبوت کو فرمایا کہ اے حسان کیا تم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی کچھ شعر کہے ہیں؟ حسان نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا سناؤ میں سننا چاہتا ہوں۔ حضرت حسان نے عرض کیا ؎

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف العدو بہ اذصعد الجبلا

آپ دو میں سے دوسرے ہیں اس بابرکت غار میں جب نے اس کے اردگرد چکر لگایا اور پہاڑ پر چڑھا۔

وکان حب رسول اللہ لقد علموا
من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہیں۔ اور ان لوگوں کو اس بات کا علم ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام مخلوقات میں سے کسی کو آپ رضؓ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار سن کر ہنس پڑے اور فرمایا کہ اے حسان رضؓ تم سچ کہتے ہو کہ ابوبکر صدیق رضؓ ایسے ہی ہیں

(رواۃ ابن عساکر) (زہری عن انس)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ مسند خلافت پر

یوں تو تمام صحابہ کرام آسمان رشد و ہدایت کے مہر و ماہ اور درخشندہ ستارے ہیں۔ لیکن بعض صحابہ کرام کو خداوند قدوس نے خصوصی ملکات اور ــــــــ سے نوازا تھا۔ ان میں سے خلفاء راشدین کا نام سرفہرست ہے۔ پھر خلفاء راشدین میں سے بالخصوص سیدنا صدیق اکبر رضؓ کو پروردگار عالم نے ان اعزازات اور انعامات سے نوازا جن کی مثال ناممکن ہے۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت محض اتفاقی امر نہیں۔ بلکہ قرآن پاک کی بہت سی آیات کریمہ آپ رضؓ کی مدح میں نازل ہوئیں۔ آپ رضؓ کو سب سے زیادہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ آپ رضؓ سب سے زیادہ مزاج دان رسالت تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ پر اعتماد بھی سب صحابہ کرام رضؓ سے زیادہ تھا۔ بہت سے مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضؓ کی خلافت

کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

آپ رضؓ کے کارنامے اس بات کے شاہد عدل ہیں کہ آپ ہی سب سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں۔

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحلت کے بعد مدینہ طیبہ میں عجیب کہرام سا بپا تھا۔ منافقین خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ ارتدادوں کی تحریک زوروں پر تھی۔ انصار نے (سقیفہ بنی ساعدہ) میں ایک انتخابی مجلس مشاورت منعقد کی۔ کسی نے حضرت ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کو اس نازک صورتحال سے مطلع کر دیا۔ شیخین حضرت ابوبکرؓ، عبیدہ بن الجراح کی معیت میں اسی (سقیفہ بنی ساعدہ) میں تشریف لائے۔ دیکھا کہ یہاں عجیب ہنگامہ برپا ہے۔ جب تینوں حضرات بیٹھ گئے تو انصار کے ایک خطیب نے کہا "کہ ہم اللہ کے انصار اور اسلام کے لشکر ہیں اور اے مہاجرین تم جماعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھی لیکن اب تم ہم سے برگشتہ ہوگئے ہو۔ اور جو ہمارا مقام ہے اس سے ہم کو علیحدہ کرنا چاہتے ہو" یہ کلمات سنتے ہی صدیق اکبر رضؓ نے ایک عجیب تقریر کی۔ جس کا ہر ہر لفظ فصاحت و بلاغت کے موتیوں سے پُر تھا۔ اس تقریر میں آپ رضؓ نے انصار کے فضائل و مناقب ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ عرب آپ لوگوں کی اطاعت نہیں کریں گے اور ایک حدیث الائمۃ من قریش ذکر کی اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرلو (بخاری شریف ص۵۱۸ ج ۲)

اس پر شور و شغب بڑھنے لگا تو حضرت عمر رضؓ نے اٹھ کر کہا کہ آپ رضؓ ہم سب سے بہتر اور ہمارے سردار ہیں ہم آپ رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی سب سے زیادہ آپ سے محبت کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضؓ نے آپ رضؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور بیعت کی۔ حضرت عمر رضؓ کا بیعت کرنا تھا کہ مہاجرین اور انصار سب نے ہاتھ بڑھا دیئے۔

(بخاری شریف ص۵۱۸ ج ۱)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نمایاں کارنامے

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحلت کے بعد مدینہ طیبہ میں عجیب کہرام بپا تھا۔ اور پورے حجاز میں مختلف فتنے پھر طریقہ پر سر اٹھانے لگے۔ کہیں انکار زکوٰۃ کا فتنہ زوروں پر ہے اور کہیں منکرین ختم نبوت اپنی جھوٹی نبوت کی دوکانیں چمکانے میں مصروف ہوگئے۔ حتیٰ کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کی سازشیں ہونے لگیں۔ یہ آپ رضؓ ہی کا کمال تھا کہ ایک طرف آپ رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھیجا ہوا لشکر (یعنی اسامہ بن زید رضؓ کا لشکر) روانہ کیا۔ مدعیان نبوت سے جہاد کیا۔ اور منکرین زکوٰۃ کا قلع قمع کیا اور سلطنت نبوی کو نئے سرے سے مستحکم کر دیا۔ خلیفۃ الرسول کا مبارک لقب سوائے آپ رضؓ کے اور کسی کے لیے استعمال نہیں ہوا۔

آپ رضؓ دو برس تین ماہ ۹ دن تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔ اور ۱۷ جمادی الاخریٰ کو اس دار فانی سے رحلت۔۔۔ اپنے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلوئے مبارک میں ہمیشہ کے لیے استراحت فرما ہوئے۔

آپ رضؓ کی عظمت

ایک مرتبہ مرض الموت میں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ایک بندہ جسے خدا نے اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا وہ نعمتیں جو اللہ کے پاس ہیں اختیار کرے۔ تو بندہ نے اللہ کی نعمتوں کو پسند کر لیا ہے۔ صدیق اکبر رضؓ یہ الفاظ سن کر بے ساختہ رونے لگے۔ اور عرض کی کہ ہم سب کی جانیں آپ صلعم پر قربان ہوں۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر رضؓ ذرا ٹھہرو اس کے بعد صحابہ رضؓ سے خطاب کر کے فرمایا اس مسجد کے جتنے بھی دروازے ہیں سب بند کر دو البتہ ابوبکر رضؓ کا دروازہ کھلا رہنے دو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ میری صحبت میں ان سے زیادہ کوئی افضل ہو۔ (طبری ص۲۳۲ ج ۲)

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ' ایک پہرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضرت ابوبکر رضؓ تلوار نیام سے باہر نکالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہرہ دے رہے تھے۔ جو کوئی (کافر) حضور کی طرف بڑھتا حضرت ابوبکر رضؓ اس پر پل پڑتے۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں فھو اشجع الناس (وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں) (مسند بزار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں لقد قمنا بعد

باقی ص۲۳ پر

پڑھتا جا شرماتا جا

قادیانیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

(۱) چودہ سو سال کے کسی مجدد - محدث - صحابی اور ولی کے کلام سے ثابت کردو کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مرچکے ہیں مسیح ابن مریم یا عیسٰی ابن مریم سے مراد کوئی ان کا مثیل ہے خود حضرت عیسٰی علیہ السلام نہیں آئیں گے - یا ان سے مراد مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی ہے - اگر تم سچے ہو تو کیا کسی مجدد یا محدث کا قول پیش کرسکتے ہو -؟

(۲) چودہ سو سال کے اندر کسی زمانہ کے بارہ یہ ثابت کرسکتے ہو کہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو - اور مسلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو -؟ یا کسی نے کسی مدعی نبوت سے یہ دریافت کیا ہو کہ تمہارا دعویٰ تشریعی نبوت کا ہے یا غیر تشریعی نبوت کا - یا ظلی ، بروزی اور مستقل نبوت کا -؟

(۳) کیا یہ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن کے بعض معانی قرونِ اولیٰ سے چھپا دیں - اور صدیوں کے مجددین اور اولیائے کرام اور علماء کرام مشرکانہ معانی پر جمے رہیں - حتیٰ کہ مرزا غلام احمد "مجدد و ماموز" ہو کر بھی دس سال تک عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے رہے - اور بعد میں کہا کہ حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے - کیا شرک عظیم کو اجتہاد کی وجہ سے برداشت کیا جا سکتا ہے -؟

(۴) کیا کسی نبی نے کافر حکومت کی اتنی خوشامد کی ہے اور اتنی دعائیں دی ہیں - اور اتنی خدمت کی ہے جو مرزا غلام احمد نے انگریزی حکومت کی کی ہے -؟

(۵) بقول مرزا غلام احمد اگر کوئی ایسا نبی آنا تھا جس کا انکار کرکے ساری امت کافر ہوجاتی تو کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اور مستقبل کی خبریں دیں - وہاں یہ ضروری نہ تھا کہ نوے کروڑ آدمیوں کی امت کو کفر سے بچانے کے لئے کچھ فرما دیتے -؟ اے قادیانی "ملعونو!" پھر کیا لا نبی بعدی فرماکر اور عیسٰی علیہ السلام کے رفع کا ذکر کرکے اور مریم کے بیٹے کے نازل ہونے اور دوبارہ آنے کی متواتر خبریں دے کر خود حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لئے (العیاذ باللہ - العیاذ باللہ - العیاذ باللہ) سامان کفر تجویز نہیں کیا -؟ شرم - شرم - شرم -

(۶) کیا مرزا غلام احمد کے بیٹے اور مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود نے حقیقۃ النبوۃ مطبوعہ قادیان حصہ اول صفحہ ۱۸۹ پر یہ نہیں لکھا کہ قرآن میں "و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" سے مراد مرزا غلام احمد ہے - کیا یہ قرآن پاک سے تلعب اور کھیل نہیں ہے؟

(۷) کیا مرزا غلام احمد نے جہاد کا انکار نہیں کیا - اور انگریز کی اطاعت فرض قرار نہیں دی -؟ کیا یہ غلام احمد کا شعر نہیں ہے؟

اب چھوڑدو لے دوستو جہاد کا خیال -
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال -

(۸) کیا مرزا کے سامنے یہ اشعار نہیں پڑھے گئے؟ اور مرزا نے ان پر تحسین نہیں کی تھی -؟

ــــ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں۔

بدر قادیان ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء ص۱۴ ام

(۹) کیا تم کسی ولی شیخ اکبرؒ۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ امام رازی یا کسی مجدد و محدث کا قول پیش کر سکتے ہو کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں وہ آنے والے نہ ہوں گے۔ بلکہ کوئی مثیل یا دوسری قسم کا مدعی بن کر آئے گا۔ اور شریعت میں مستعمل ہونے والے تمام الفاظ کے معانی بدل کر رکھ دے گا۔ اگر جواب نفی میں ہو تو توبہ کرو!

(۱۰) کیا مرزا غلام احمد کا علم تیرہ صدیوں کے مجددین۔ محدثین۔ علماء۔ صلحاء اور اولیائے کرام سے زیادہ تھا!

(۱۱) کیا مرزا غلام احمد نے وحی اور مکالمات الہیہ کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن پاک کی مانند اپنے ان اشعار میں جو "درثمین" میں درج ہیں بیان نہیں کیا؟

آنچہ من بشنوم زوحی خدا۔
بخدا پاک دانمش زخطا۔
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(۱۲) کیا مرزا صاحب نے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ پر جھوٹ نہیں بولا۔ اور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں بہتان طرازی ان الفاظ میں نہیں کی کہ مجدد صاحب لکھتے ہیں کہ جب مکالماتِ الہیہ کی کثرت ہو جائے تو اس آدمی کو نبی کہتے ہیں "ـــ حالانکہ مجدد صاحب نے اپنے مکتوبات میں "محدث" کا لفظ لکھا ہے۔ "نبی" کا لفظ قطعاً نہیں لکھا۔

(۱۳) کیا قرآن مجید نے جس امت کو "خیر امۃ" فرمایا۔ مرزا غلام احمد نے اس امت کو "شر الامم" نہیں کہا۔؟ مرزا کے الفاظ یہ ہیں۔
"اگر نبوت کا دروازہ بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ جو کہا ہے کہ کنتم خیر امۃ یہ جھوٹ تھا۔ اگر یہ معنی کئے جائیں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ ہر طرح بند ہے۔ تو پھر خیر الامم کی بجائے شر الامم ہوئی۔"

(الحکم قادیان ۱۰ر اپریل ۱۹۰۳ء)

(۱۴) چونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تمام اہل اسلام کے متفقہ عقیدے کے مطابق آسمان پر زندہ لے جائے گئے لیکن مرزا غلام احمد نے آسمان پر جانے کو محال ثابت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی سے ہی انکار کر دیا۔ اسی طرح قرآن پاک میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزہ احیاء موتیٰ کا ذکر آتا ہے تو مرزا صاحب کو ان آیات کا بھی انکار کرنا پڑا۔ جن سے دنیا میں حسب بیان و فرمان قرآن میں مردہ زندہ کرنے کا ذکر ہے۔

(۱۵) جب مرزا صاحب کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلنے لگیں تو اس نے باقی انبیاء علیہم السلام اور خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملوث کیا کہ وہ بھی کبھی کبھی اپنی وحی اور الہام کا معنی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ یہاں تک تہمت لگائی کہ ایک بار چار سو نبیوں کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ العیاذ باللہ

(۱۶) وجاہت۔ اقتدار اور دولت کا چسکہ لگ جائے تو بات کہیں رکنے سے نہیں رکتی۔ چنانچہ مرزا جی ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کرشن کا اوتار بنے۔ اسی طرح رودر گوپال بھی بنے۔ اور سکھوں کے لئے جے سنگھ بہادر بھی۔ اس نے مہدی مسیح بلکہ تمام پیغمبروں کے نام اپنے اوپر چسپاں کئے۔ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ایک وحی بھی لکھی "وہ آدا ہن" جس کے معنی بھی خود ہی کئے کہ "خدا تمہارے اندر اتر آیا"۔ کیا مرزا نے یہاں کفر کا ارتکاب نہیں کیا۔؟

(۱۷) ہمارے پاس کسی کے الہام۔ کسی کی وحی۔ کسی کے

کشف اور کسی کے دعویٰ پر کھنے کے لئے قرآن و حدیث ہیں
مرزا قادیانی نے حیات مسیح کے سلسلہ میں
حدیث کا قصہ یوں ختم کیا لکھا کہ:

"میں حکم بن کر آیا ہوں۔ مجھے اختیار ہے کہ حدیثوں کے جس ڈھیر کو چاہوں خدا سے وحی پاکر رد کردوں"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴۵، اعجاز احمدی ص۲۹)

(۱۸) مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں عین محمد ہوں، اس طرح مہر نبوت نہ ٹوٹی محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کیا زبردست چور ہے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چرا کر لے گئے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے یہ جو کہا ہے کہ میں عین محمد ہوں واقعی وہ دو شخص نہیں ایک ہی ہیں۔ تو یہ صاف غلط اور مشاہدہ کے خلاف ہے۔ اور اگر دو ہیں تو مہر نبوت ٹوٹ گئی۔ اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہا۔ اور اگر بالفرض نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک مرزا میں آگئی۔ تو یہ ہندؤوں کا عقیدہ تناسخ ہے۔ جو قطعاً باطل ہے۔ اور مرزا غلام احمد کے کفر کا باعث ہے۔

(جواب محضرنامہ مرتبہ مولانا غلام غوث ہزاروی)

(۱۹) مرزا غلام احمد کا فرزند مرزا محمود احمد جو قادیانی جماعت کا خلیفہ دوم تھا اور جسے قادیانی امت مرزا غلام احمد کے ایک الہام کے مطابق "مصلح موعود" بھی مانتی ہے۔ اور ایسا خلیفہ تسلیم کرتی ہے کہ اگر اس پر کوئی صحیح اعتراض بھی کرے تو وہ بھی عذاب الٰہی کا مستحق بن جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی گستاخی کی کہ جس کی جرأت ابوجہل جیسوں کو بھی نہیں ہوئی تھی۔ یہی مرزا محمود اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ۱۸۶ پر لکھتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بند کردیا

اب بتاؤ کہ اس عقیدے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذالک) اگر اس عقیدے کو تسلیم کرلیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ مردود اور لعنتی ہے"

ختم نبوت کا یہ متفق علیہ اور قطعی مفہوم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص بحیثیت نبی مبعوث نہیں ہوگا اس عقیدے کو قادیانی خلیفہ کا یہ معنی پہنانا کہ (نعوذ باللہ من ذالک) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت نہیں بلکہ عذاب کے طور پر آئے تھے۔ اگر اس گستاخی اور بدگوئی کو کفر نہیں کہا جا سکتا تو کفر کا لفظ کہاں بولا جائے گا۔

(۲۰) کیا مرزا غلام احمد کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ وہ تمام خصوصیات اور امتیازات اور مقامات و درجات جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مخصوص تھے مرزا غلام احمد نے کہا کہ میں بھی ان تمام کا اہل ہوں۔ اپنی کتاب "اربعین" نمبر۳۔ ص۲۵ پر اپنا الہام لکھتا ہے کہ "وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین کہ اے مرزا ہم نے تجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے"

حقیقۃ الوحی کے ص۹۳ پر ایک الہام یوں درج ہے
وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ
حقیقۃ الوحی کے ص۷۶ پر یہ الہام درج ہے۔
داعیاً الی اللہ وسراجاً منیراً۔ (مرزا داعی الی اللہ وسراج منیر ہے) حقیقۃ الوحی کے ص۷۶ پر یہ الہام بھی درج ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
مرزا غلام احمد اس آیت کو اپنے اوپر نازل شدہ قرار دیکر غیر مبہم الفاظ میں اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ مجھے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرش الٰہی سے نوازے گئے مرزا غلام احمد اسی قرب کو اپنی طرف منسوب کر کے حقیقۃ الوحی

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

نسیم خان، ابوظہبی:

س: کافی عرصے سے ہم ابوظہبی شہر میں کام کر رہے ہیں لیکن آج کمپنی نے کام سلسلے میں شہر سے تقریباً ۱۰۰ کلو میٹر دور بھیج دیا ہے۔ جہاں پر ہمارا قیام صرف چھ دن کا ہوتا ہے کیونکہ جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے۔ اور ہم ہر جمعرات کو ابوظہبی آتے ہیں۔ ابوظہبی میں ہمارا قیام صرف ایک دن ہوتا ہے اور جمعہ شام کو واپس ڈیوٹی پہ جاتے ہیں۔ کام کی جگہ رہائش کمپنی کی ہے۔ جب کہ ہماری رہائش جس کا کرایہ ہم خود ادا کرتے ہیں۔ ابوظہبی میں ہے۔ برائے مہربانی ہمیں فرمائیں کہ قصر نماز کہاں پڑھنی ہے

ج: ابوظہبی، جہاں آپ نے کرائے کا مکان لے رکھا ہے، وہ بھی آپ کا اصل وطن تو نہیں۔ وطن اقامت ہے۔ اس لیے اگر وہاں پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھیں، ورنہ قصر۔

س: ایک آدمی فجر کی نماز کے لیے گیا، تو امام جماعت کرا رہا ہے۔ تو کیا پہلے سنت پڑھنی چاہیے۔ یا جماعت میں شریک ہوجائے، جماعت کے فوراً بعد پڑھے یا قضا پڑھے

ج: اگر یہ اطمینان ہو کہ جماعت کی ایک رکعت مل جائے گی تو کسی الگ جگہ فجر کی سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہوں، ورنہ سورج نکلنے کے بعد سنتیں پڑھیں۔

س: یہاں پر جمعہ کے دن کثر لوگ خطبہ کے دوران سنتیں پڑھتے ہیں کیا جائز ہے، جبکہ خطیب حضرات ان کو کچھ نہیں کہتے

ج: ہمارے نزدیک جائز نہیں، ان کے نزدیک جائز ہے واللہ اعلم

اصغر علی، ریاض:

س: میں ذاتی طور پر سود کے خلاف ہوں اور کسی ایسے کاروبار میں قدم نہیں رکھتا جس میں سود کی آلائش کا اندیشہ ہو میں ایک دو کمپنیوں میں رقم لگا کر حصہ دار کے طور پر شامل ہونا چاہتا ہوں مثلاً تاج کمپنی یا قرآن کمپنی۔ ایک تو یہ کمپنیاں قرآن شریف اور دینی کتب کی اشاعت جیسا نیک کام کر رہی ہیں۔ اور منافع بھی اچھا دیتی ہیں ان کی شرائط یہ ہیں کہ کم از کم تین سال کے لیے جتنی مرضی ہو رقم جمع کرائیں۔ رقم کے مطابق انہوں نے مختلف منافع کی شرحیں مقرر کر رکھی ہیں۔ جو باقاعدگی سے ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ (جیسے مرضی ہو) کے حساب سے بھیجتے ہیں۔ اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر ان کے کاروبار میں رقم جمع کروا کر شراکت کرکے اگر میں کسی مقررہ شرح پر (جو کہ انہوں نے خود مقرر کی ہے) منافع لوں تو یہ کاروبار سودی ہوگا۔ یا کہ شرعی حساب سے جائز منافع ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان کمپنیوں سے واقف ہوں گے اور معاملہ میں مجھے صحیح راہ دکھا سکیں گے۔ مہربانی کرکے جواب تفصیلاً دیں تاکہ ذہن میں کوئی شک نہ رہ جائے

ج: جو کمپنیاں متعین (فکس) منافع دیتی ہیں، یہ منافع سود ہے۔ تاج کمپنی کا طریقہ کار میں نے دیکھا ہے وہ خالص

سودی کاروبار ہے۔ واللہ اعلم۔

ریاض احمد، سعودی عرب:

س: موطا امام مالکؒ میں پڑھا کہ بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیا یہ حنفی مسلک میں بھی ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جائے یا بیوی خاوند کا بوسہ لے تو اس کا وضو ٹوٹ جائیگا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج: حنفیہ کے نزدیک بیوی کا بوسہ لینے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اِلّا یہ کہ مذی خارج ہو جائے۔ حدیث کو استحباب پر محمول کر سکتے ہیں۔

س: حدیث پاک نظروں سے گذری کہ ذکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یعنی نماز میں یا ویسے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت چھولے اس بارے میں ضرور آگاہ کریں۔
(موطا امام مالکؒ)

ج: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کا حکم یا تو استحباب کے طور پر ہے یا لغوی وضو یعنی ہاتھ دھونے پر محمول ہے۔

س: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور جس چیز کی سمجھ نہیں آتی تو آپ جیسے بزرگ حضرات سے پوچھ لیتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ پہلے وضو کرکے لیٹ گیا۔ پھر بیوی سے ہمبستری کی، اگر دوبارہ ہمبستری کرنے کا خیال ہو تو کیا دوبارہ غسل کے بعد کرسکتا ہوں یا کہ وہ وضو کرکے دوبارہ ہمبستری کرسکتے ہیں۔ اصل میں پہلی دفعہ ہمبستری کرنے سے جسم ناپاک ہوجاتا ہے۔ پھر اس کو پاک کس طرح کیا جائے اگر دوبارہ خیال ہو۔ تاکہ سنت کے خلاف کوئی عمل سرزرد نہ ہوجائے۔ برائے کرم حدیث پاک کی روشنی میں مطلع کریں۔

ج: دوبارہ صحبت کرنا بغیر غسل کے جائز ہے۔ وضو کر لینا مستحب ہے۔

س: پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرسکتا ہوں، آیا اس میں بیوی کی رضامندی ضروری ہے۔ یا کہ شرعاً ضرورت نہیں اس بارے میں جواب تفصیل سے دیں؟

ج: دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی رضامندی شرعاً شرط نہیں۔ لیکن دونوں بیویوں کے درمیان عدل ومساوات رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ عورتوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے اور گھریلو جھگڑا فساد سے آدمی کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ اس لیے عافیت اسی میں ہے کہ دوسری شادی حتی الوسع نہ کی جائے۔ اور اگر کی جائے تو دونوں کو الگ الگ مکان میں رکھے اور دونوں کے حقوق برابر ادا کرتا رہے۔ ایک طرف جھکاؤ اور ترجیحی سلوک کا وبال بڑا ہی سخت ہے۔

س: میں اپنی پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے، یعنی وہ بیمار رہتی ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری شادی کرلوں، اس میں اگر بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی کروں تو کیا یہ میری بیوی کے ہوتے ہوئے ہوسکتی ہے یا شرعاً ناجائز ہے؟

ج: بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن، بھانجی، بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن کریم میں اسکی ممانعت آئی ہے۔

س: آج کل میرے دل میں بہت غلط قسم کے خیالات آتے ہیں اس میں لکھیں کہ کون سا ذکر کروں یا وظیفہ کروں جس سے دل صاف ہوجائے۔

ج: بُرے خیالات کا آنا مذموم نہیں، لانا مذموم ہے اور ان کا علاج یہ ہے نہ ان خیالات کی طرف التفات کیا جائے، نہ ان کے دفع کی کوشش کی جائے نہ ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا جائے۔

حکیم محمد عثمان، بدین:

س: زکوٰۃ کے لیے رقم یا مال پر پورا سال گذرجانا ضروری ہے جب کہ مال تجارت میں فائدہ سے جو اضافہ ہوتا ہے اس تمام پر ۱۲ ماہ کا پورا عرصہ نہیں گذرتا۔ مثلاً ایک شخص کے پاس جنوری ۸۴ء تک کل سرمایہ ۲۰ ہزار روپیہ تھا جو ۳ ماہ تک اندازاً ۲۲ ہزار ہوگیا چھ ماہ گزرنے پر ۲۵ ہزار روپیہ ہوگیا نو ماہ گذرنے پر ۲۸ ہزار ہوگیا اور بارھویں مہینے یعنی دسمبر ۸۴ء کے اختتام تک اس کی رقم بڑھ کر ۳۰ ہزار روپیہ ہوگئی اب زکوٰۃ کس رقم پر واجب ہوگی۔ جب کہ وہ شخص ہمیشہ اپنی زکوٰۃ و دیگر آمدنی کے لیے

حساب شمسی سال کے اختتام پر کرتا ہے۔

ج: آخر سال میں جتنی رقم جو سب پر زکوٰۃ ہوگی منافع کا حساب الگ کیا جائے گا۔

س: صنعت کے سلسلے میں کون سا مال زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے اور کون سے مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

ج: جو مال بھی فروخت کے لیے ہے وہ مال زکوٰۃ ہے۔

س: ایک شخص کے پاس گھر میں ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک میں بھی ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹتی ہے اور وہ شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے تو کیا وہ رقم جو بینک میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ دوبارہ دے گا جب کہ انکم ٹیکس بھی حکومت کو دیتا ہے یا صرف وہ رقم جو اس کے گھر میں موجود ہے۔ صرف اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

ج: بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے بعض اہل علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔

ظفر احمد غلام مصطفیٰ، حیدرآباد

س: ایک شخص تقریباً بیس سال سے حیدرآباد کے ایک علاقے میں سکونت پذیر ہے۔ نہایت ہی شریف اور بااخلاق آدمی ہے۔ لوگوں میں انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دینی مسائل سے بخوبی واقف ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ حسب نسب میں اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں لباس اور شکل و صورت میں باشرع ہیں۔ روزے نماز کے پابند ہیں۔ بلکہ محلے کی جامع مسجد میں اکثر وبیشتر دینی جلسوں سے بھی خطاب کرتے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی امام صاحب کی عدم موجودگی میں پنج وقتہ نماز اور جمعہ کے دن تقریر یا امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں بعض مرتبہ دوسرے محلے اور علاقہ کی جامع مسجدوں میں بھی ان کے اماموں کی عدم موجودگی میں نماز جمعہ پڑھانے اور تقاریر کرنے کے لیے بھی انہیں مدعو کیا جاتا ہے

انہوں نے اپنی مدد آپ کے جذبہ کے تحت ایک گھریلو بچت اسکیم جاری کی ہے جس کے وہ خود نگران اعلیٰ اور رقم کے ضامن ہیں۔ اس اسکیم میں ڈھائی سو ممبران ہیں۔ یہ اسکیم ۱۰۰/- روپے اور ۲۰۰/- روپے ماہوار کی ہے اور کی مدت پچاس ماہ ہے۔ ۱۰۰/- روپے ماہوار والے ممبر کو پانچ ہزار اور دو سو روپے ماہوار والے ممبر کو دس ہزار روپے ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعہ دیئے جاتے ہیں۔ پچاس ماہ کی مدت کے بعد قرعہ اندازی سے باقی رہنے والے تمام ممبران کو ان کی جمع شدہ تمام رقم یعنی ۱۰۰/- روپے والوں کو پانچ ہزار روپے اور ۲۰۰/- روپے والوں کو دس ہزار روپے یکمشت ادا کر دی جائے گی۔ کیونکہ پچاس ماہ میں ان کی یہی رقم جمع ہو گی۔ البتہ ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعہ جو نام نکالا جاتا ہے اس ممبر کو یکمشت پانچ ہزار یا دس ہزار کی رقم بطور امداد ادا کر دی جاتی ہے۔ اور اس کے ذمہ جو باقی اقساط رہ جاتی ہیں وہ وصول نہیں کی جاتیں۔ اس کی بقایا اقساط کی ادائیگی کی ذمہ داری بچت کے نگران اعلیٰ پر ہوتی ہے کیونکہ ہر ماہ ممبر کو رقم ادا کرنے کے بعد جو رقم باقی بچتی ہے اس کے لیے ممبران نے ان کو یہ حق دیا ہے کہ ان کی اس رقم سے نگران اعلیٰ پچاس ماہ تک جو چاہیں کاروبار کریں لیکن پچاس ماہ کی مدت کے بعد باقی تمام ممبران کو مقررہ وقت پر ان کی تمام جمع شدہ رقم بغیر کسی نفع یا نقصان پر واپس کرنی ہوگی۔ لہٰذا نگران اعلیٰ شرعی طریقہ پر کاروبار کرتے ہیں۔ اور اس کاروبار کے نفع و نقصان کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ نگران اعلیٰ نہ تو اس جمع شدہ رقم کو بینک میں رکھ کر کوئی سود حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سودی کاروبار میں یہ رقم لگاتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر اور گواہ بناتے ہوئے قسم کھا کر ہم سے کہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ صرف اپنی مدد آپ کے تحت ایک اسکیم ہے اس میں کوئی سودی لین دین نہیں ہے۔ بلکہ اکثر وہ اس رقم سے بعض ضرورت مندوں کو قرضہ حسنہ بھی دیتے رہتے ہیں مذکورہ شخص نے یہ گھریلو بچت اسکیم اپنی مدد آپ کا جذبہ پیدا کرنے اور ان میں بچت کی عادت ڈالنے کے لیے شروع کی ہے۔ اس سے ان کا مقصد کسی قسم کی قسم کی ناجائز دولت کا حصول نہیں ہے۔

لہٰذا ایسی صورت میں کیا اس نیک اور دیندار شخص کو

امام صاحب کی عدم موجودگی میں پنج وقتہ نماز یا جمعہ کی نماز یا خطبہ دینا جائز ہے یا نہیں اور ہماری نمازیں اس شخص کے پیچھے ہوں گی یا نہیں۔

ج: گھریلو بچتی اسکیم کا جو طریقۂ کار سوال میں لکھا گیا ہے یہ شرعاً "جوا" ہے اس اسکیم میں شرکت حرام ہے اور جس شخص کو سو روپے کے بدلے پانچ ہزار اور دو سو کے بدلے دس ہزار روپے ملیں گے وہ زائد رقم اس کے لئے حرام ہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:۔ جس نیک شخص نے یہ اسکیم جاری کی ہے ان کو اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ ورنہ اس صاحب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

بقیہ:۔ پڑھتا جا شرماتا جا۔

کے ص۳۹۵ پر اپنا الہام لکھتا ہے۔ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ (وہ قریب ہوا تو اس سے بھی قریب ہوگیا۔ دو کمان یا اس سے بھی قریب تر فاصلے پر) اس قسم کے بیسوں الہامات مرزا غلام احمد کے مجوعہ الہامات "تذکرہ" نامی کتاب میں جابجا درج ہیں۔

○ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیازات کو مرزا غلام احمد کا اپنی جانب منسوب کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین نہیں ہے؟ اور آپ کے مقام اور انفرادیت کو کھلا چیلنج نہیں ہے۔؟

(جواب محضر نامہ مرتبہ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ)

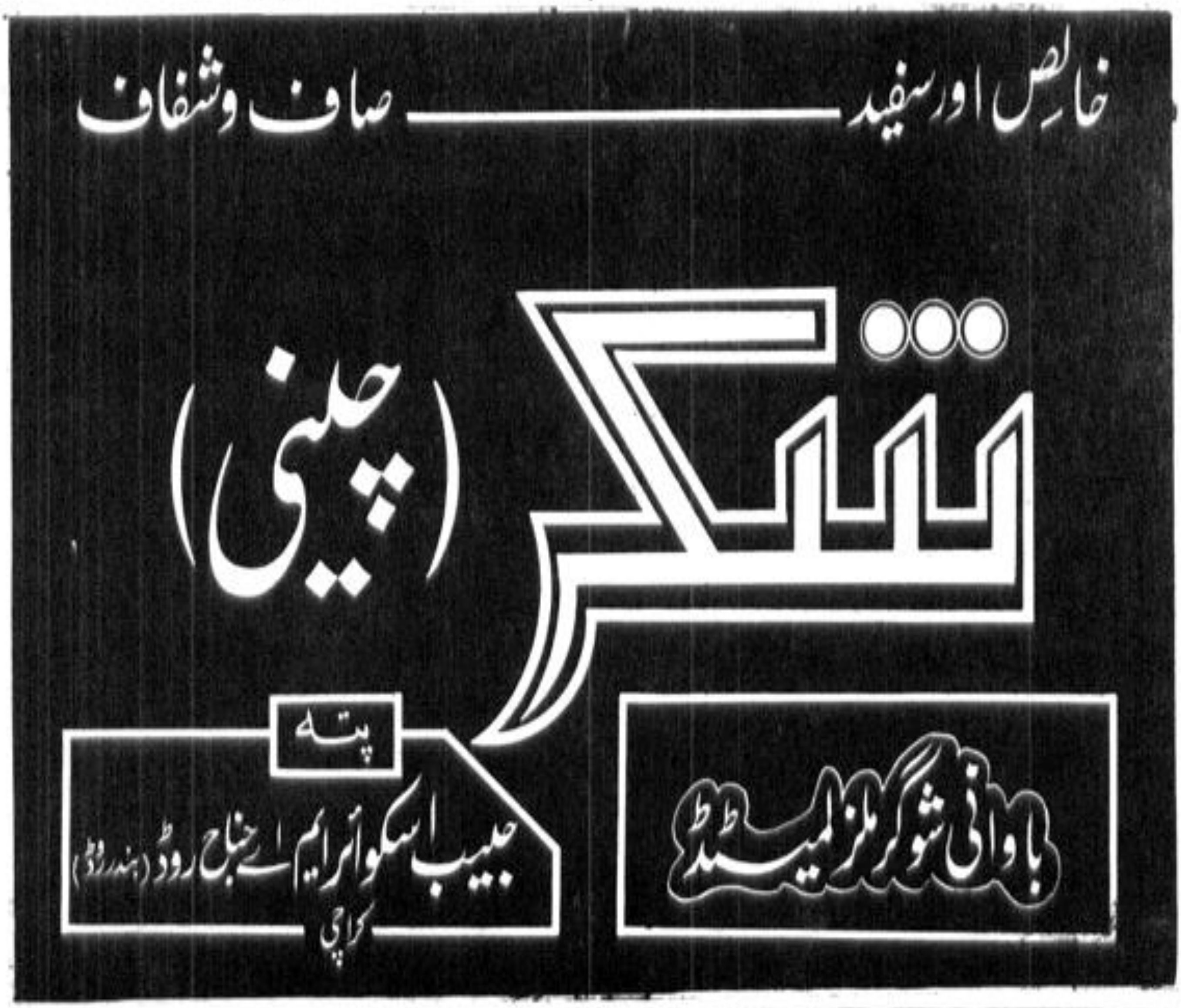

کاروانِ ختم نبوت

- اسلم قریشی کا کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کیا جائے۔
- مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے واپس بلایا جائے۔
- مانسہرہ میں احتجاجی جلسہ
- پشاور میں مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ کا خطاب۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

ڈیرہ اسمٰعیل خان سے آمدہ اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ ا کی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۱۷ فروری کو زیر صدارت الحاج محمد ریاض الحسن گنگوہی، منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈیرہ کے خطباء و علماء کرام کے علاوہ مجلس کے مقامی کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز قاری عبدالسبحان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس نے مولانا محمد اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ موجودہ تفتیشی ٹیم کو معطل کیا جائے اور یہ کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالہ کیا جائے۔ اجلاس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ واپس بلایا جائے اور اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے اور ارتداد کی سزا کا نفاذ کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی تمام مساجد میں مولانا محمد شریف جالندھری کے لیے ایصال ثواب اور مغفرت کی دعائیں کی گئیں۔

مانسہرہ

قاری محمد افضل ناظم نشرو اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت، مانسہرہ کی اطلاع کے مطابق، آج ۱۷ فروری کو مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کے دو سال پورے ہونے پر مرکزی جامع مسجد میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت خطیب جامع مسجد نارڑاں والی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ جلسے سے قاضی چمن پیر حویلیاں، مولانا عبدالحکیم صاحب سابق ایم۔ این۔ اے مولانا شفیق الرحمٰن صاحب، قاضی مشتاق، قاری فضل ربی صاحب، قاری محمد افضل، منظور احمد شاہ و دیگر مقررین اور ہزارہ ڈویژن کے مجلس کے نمائندوں نے خطاب کیا۔ اجلاس میں مولانا محمد اسلم قریشی کیس پر حکومت کی سرد مہری پر شدید احتجاج کیا گیا۔ نیز مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

آخر میں چند قرار دادیں منظور ہوئیں

۱۔ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کی موجودہ تفتیشی ٹیم پر یہ اجلاس قطعی عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کیس کو ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں دیا جائے۔

۲۔ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرکے اس کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔

۳۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کراتے ہوئے حکومت از خود کیس رجسٹرڈ کرکے فریق بنے اور اس طرح آرڈیننس کی خلاف ورزی نہ ہونے دے۔

۴۔ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری طور پر برطرف کرکے ان کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے ملک کو بچایا جائے۔

۵۔ "الفضل" کی طرح مرزائیوں کے تمام رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کر کے پریس ضبط کیے جائیں۔ اور کرایہ پر دینے والے مسلمانوں کے اخبارون

کو بھی بند کیا جائے۔

پشاور

قائد ملت اسلامیہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت و مجلس عمل ختم نبوت پاکستان پیر طریقت مرشد العلماء والصلحاء الحاج مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی اپیل بر یوم اسلم قریشی کے سلسلہ میں ۱۵ فروری کے خطبہ جمعہ کے خطاب کے موقع پر خطباء علماء کرام نے مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلہ میں حکومتی اداروں کی ناکامی پہ احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ:

۱۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی تفتیش فوجی انٹیلی جنس کے ذریعہ کرائی جائے۔

۲۔ اس اغواء کی سازش میں ملوث مرزائیوں کے سرغنہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ واپس بلا کر اسے شامل تفتیش کیا جائے۔ اور مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار میں ملوث حکام کے خلاف فوری کاروائی کی جائے۔

۳۔ مرکزی مجلس عمل کے بقایا مطالبات تسلیم کرتے ہوئے حکام صدارتی آرڈیننس ۲۶ اپریل پر مکمل عمل کرانے کے اقدامات کرے اور اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

شہر کی چند بڑی مساجد میں مندرجہ بالا قرار داد منظور کی گئیں۔

گوجر خان

گوجرخان سے آمدہ اطلاع کے مطابق مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد خلفائے راشدین نے جمعہ کے دن ایک قرار داد پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ

۱۔ فدائے ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کو اغواء ہوئے دو سال پورے ہو رہے ہیں۔ لیکن تفتیشی ٹیم ابھی تک ناکام رہی ہے

جامع مسجد خلفائے راشدین کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ

۱۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی تفتیش کرنے والی ٹیم کو برطرف کر کے کیس مارشل لاء حکام کے حوالہ کر دیا جائے۔

۲۔ مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔

۳۔ قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس پر موثر عمل کرایا جائے۔

۴۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۵۔ فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے قادیانی افسروں کو الگ کیا جائے۔

مجاہد ختم نبوت و مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانی مرتد غنڈوں نے ۱۷ فروری ۸۳ء کو اغواء، قتل کیا تھا میں منظور الٰہی ملک، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، رکن مرکزی شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس ضلع سیالکوٹ اور ممبر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ، مولانا محمد اسلم قریشی کے مقدمہ کا مدعی ہوں۔ اور حکومت پاکستان سے پہلے مولانا محمد اسلم قریشی کا سراغ لگانے والے افسر کو ۱۰،۰۰۰ روپیہ انعام دینے کا میں نے اعلان کیا تھا۔ ایف۔آئی۔آر نمبر ۱۸۷ میں نے بڑی مشکل سے ۲۳/۲/۸۳ کو درج کرائی تھی۔

دو سال کے بعد میرے تجربہ، صوابدید اور بصیرت ایمانی کی رُو سے مجھے ایک ہزار فی صد یقین ہے کہ سابق ایس۔پی سیالکوٹ، سابق ڈی۔آئی۔جی پولیس گوجرانوالہ ڈویژن اور سابق کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن مولانا محمد اسلم قریشی کے قادیانی مجرموں کے نام جانتے ہیں۔ مگر وہ جان بوجھ کر ظاہر نہیں کرتے تاکہ قادیانی مجرم پھانسی سے بچے رہیں۔

لہٰذا اگر پاکستان کو قادیانی الہامی عقیدہ "اکھنڈ بھارت" اور قادیانی پاکستان دشمن سازشوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ تو مندرجہ بالا تینوں افسران کو برطرف کر کے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب خود اپنی فوجی عدالت میں ان تینوں افراد پر قتل اغواء کا مقدمہ چلائیں اگر مقدمہ شروع ہونے کے بعد ۲۴ گھنٹے اندر اندر اصل قادیانی مجرموں کا پتہ نہ چل جائے۔ تو مجھے مجرم قرار دے کر علامہ اقبال چوک میں پھانسی دے دی جائے۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اس اس تجویز پر عمل نہ کرایا گیا تو مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا سراغ قیامت تک نہ لگے گا کیوں قادیانیوں کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اور مرزا طاہر کے اس بھی زیادہ لمبے ہیں۔

ٹنڈو آدم

یہ عظیم الشان احتجاجی اجلاس سب سے پہلے حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا

اظہار کرتے ہوئے ان کی طویل، مسلسل، بے لوث خدمت پر ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت اور اپنی رحمت خاصہ سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

۲۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوار کو دو سال مکمل ہوچکے ہیں مگر تاہنوز کوئی خبر نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور زندہ بھی ہیں یا نہیں۔ متعلقہ انتظامیہ قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کررہی ہے ورنہ یہ خون شہید لیا نہ تھا کہ پولیس پنجاب اس کا پتہ نہ لگا سکتی۔

یہ عظیم احتجاجی اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سب سے پہلے اس ایس پی طلعت محمود اور ڈی آئی جی اور متعلقہ ایس ایچ او کو قادیانی نوازی اور کھلی جانبداری کے سلسلے میں گرفتار کرکے ان پر مقدمہ قتل دائر کیا جائے جنہوں نے سازش کے تحت مولانا کا مقدمہ روزِ اول ہی سے خراب کردیا۔ نیز موجودہ تفتیشی ٹیم کو بدل کر مجلس تحفظ ختم نبوت کی شمولیت کے ساتھ نئی ٹیم مقرر کی جائے اور مرزا طاہر کو گرفتار کرکے شامل تفتیش کیا جائے۔

۳۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیتی سیٹ پر انتخاب نہ لڑنے اور اقلیتی سیٹ میں ووٹوں کا اندراج نہ کرانے پر ملک وملت سے غداری کا مقدمہ دائر کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائیں۔ ورنہ یہ ملک کو ختم کردیں گے اور مسلمانوں کی خونریزی کروائیں گے۔

ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری ۸۵ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے راہنماؤں کا تبلیغی دورہ، جس میں مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب، خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب، جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے امام و انچارج قاری شبیر احمد عثمانی، مسجد نور اسلام آباد ان کمیٹی ربوہ کے امام قاری عبدالباری صاحب نے گھیالی جواء، طاہر آباد، چاہ محمود ماں میں تبلیغی پروگراموں سے خطاب کیا۔

سب سے بڑا اجتماع چاہ محمود ماں میں ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ان کے بعد جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے خطیب مولانا خدا بخش صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ مرزائیت کا تعاقب کی ہم آخری دم تک جاری رکھیں گے۔

ان کے بعد جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے امام و انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا قاری صاحب نے ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا اور عوام کو بتایا کہ اس مقدس جماعت کے ساتھ تعاون کرکے خدا کے حضور کامیابی حاصل کریں۔ ان کے بعد مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب نے بہت ہی مدلل و مفصل خطاب کیا ان کے خطاب کو عوام نے بہت زیادہ پسند کیا۔ قاضی صاحب نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل تقریر فرمائی۔ اور یہ جلسہ رات کے دس بجے اختتام کو پہنچا۔

بھاولپور

بہاولپور سے محمد قاسم شجاع آبادی اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ۱۷ فروری کو یوم اسلم قریشی کے سلسلے میں یہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شعبۂ تبلیغ کے انچارج مولانا عبدالرحیم اشعر نے کہا کہ جب تک مولانا اسلم قریشی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ وہ یہاں "جامع مسجد بھی ٹی" میں احتجاجی جلسہ سے خطاب کررہے تھے۔ جو مولانا محمد اسلم قریشی کی یاد میں منعقد کیا گیا تھا مولانا اشعر نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر اغوا کیا گیا ہے۔ لہٰذا مرزا طاہر کا پاسپورٹ منسوخ کرکے انٹرپول کے ذریعہ واپس ملک لایا جائے اور مولانا اسلم قریشی کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔

مولانا غلام مصطفیٰ صدر مجلس عمل بہاولپور نے کہا کہ غیور مسلمان مرکزی مجلس عمل کی آواز پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ارتداد کی شرعی سزا نافذ کردے تو فتنۂ مرزائیت اپنی موت خود مرجائے گا۔

مولانا محمد یوسف نے کہا کہ بعض علاقوں میں انتظامیہ صدارتی آرڈیننس کے نفاذ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ لہٰذا ایسے افسروں کا محاسبہ ہونا چاہیے۔ تاکہ صدارتی آرڈی ننس پر مکمل عملدرآمد ہوسکے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور ڈویژن کے شعبۂ تبلیغ کے انچارج مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کیس کی موجودہ ٹیم کو برطرف کرکے کیس ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کیا جائے

ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سیکرٹری نے طلباء برادری کی طرف سے مرکزی مجلس عمل کو یقین دہانی کرائی اور کہا کہ طالب علم حسب سابق "تحریک ختم نبوت" کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ جلسہ میں مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کے علاوہ مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس مرزائی نواز لیڈروں کے بیان کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے لیڈروں کا محاسبہ کیا جائے تاکہ آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد ہو سکے۔

۲۔ یہ اجلاس احمدپور شرقیہ میں قرآن پاک نذر آتش کرنے کے المناک واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

۳۔ سرائیکی چوک بہاولپور میں سرکس جو کہ جوا خانہ ہے پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

۴۔ ڈائریکٹر تعلیمات کالجز کے غلط رویہ کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ایسے مرزائی افسروں کو برطرف کیا جائے۔

ساہیوال

مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کو دو سال پورے ہونے اور کوئی سراغ نہ لگانے پر ضلع ساہیوال میں احتجاجی اجلاس منعقد ہوئے اور قراردادیں منظور کی گئیں۔ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے دفتر میں ایک احتجاجی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات کی بھرپور حمایت کی گئی۔ جامعہ رشیدیہ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی نے مولانا محمد اسلم قریشی کی تفتیشی ٹیم کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔

ساہیوال • مجلس تحفظ اسلام کے رہنما اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے جنرل سیکرٹری عبداللطیف خالد چیمہ نے اعتزاز حسن اور حنیف رامے کے قادیانیوں کی حمایت میں دیئے گئے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کلمہ طیبہ مسلمانوں کی علامت اور شناخت اور پہچان ہے کفر و ضلالت اور گمراہی سے نکلنے کے لیے کلمہ طیبہ ہی ذریعہ و واسطہ قلب ہے اس لیے کسی غیر مسلم طبقے کو ہرگز یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ منافقانہ طرز عمل کے ساتھ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے کلمہ طیبہ استعمال کرے۔ خالد چیمہ نے کہا کہ عنقریب ضلع ساہیوال میں قادیانیوں کی حمایت کرنے والے بعض اہم افراد اور وکلاء کی ایک فہرست شائع کی جا رہی ہے۔

شکرگڑھ

شکرگڑھ سے حافظ عبیداللہ رکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لکھتے ہیں کہ:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شکرگڑھ کے امیر مولانا عبدالرحیم نے ایک بیان میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آج امت مسلمہ کے اتحاد کو سبوتاژ کرنے کی فکر میں ہیں اور پاکستان کے قانون کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔

پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی برکت سے قائم ہوا اور اسی کلمہ کے فیض سے باقی رہ سکتا ہے اور قادیانی اس کلمہ کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ قادیانیوں کے نظریہ اور عقیدہ کی رو سے (نقل کفر کفر نہ باشد) محمد رسول اللہ کا دوبارہ ظہور مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہوا ہے اور دوسرا ظہور (جو اہل ہنود کا عقیدہ ہے) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے (نعوذ باللہ) اعلیٰ و ارفع ہے۔ مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے ایک تعریفی قصیدہ پڑھا اور داد تحسین حاصل کی آخری دو اشعار درج ذیل ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں!

(قادیان اخبار البدر ۱۹۰۶ء)

کون باغیرت مسلمان ایسا ہو گا جو پاک سرزمین پر مسیلمہ پنجاب کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے برداشت کرے گا۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کی تحریروں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ محمد رسول اللہ سے مراد (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی ہے۔ اور کلمہ سے بھی ان کی یہی مراد ہے۔ امت کو دھوکہ دینے

باقی ص۲۳ پر

بقیہ: ابتدائیہ

گویا اللہ اور جے سنگھ کے درمیان مرزا صاحب حدِّ اوسط ہے۔ اس کو ہٹا دیا جائے تو اللہ جے سنگھ، اور جے سنگھ اللہ بن جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس لیے ڈاکٹر صاحب کا قدسے بدعا "سنگھ تک پہنچی" قادیانی علم الہام کے عین مطابق ہے۔ رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو "جے سنگھ بہادر" کا خطاب دیگر سکھوں کی صف میں شامل کرنا کیوں ضروری سمجھا۔ اس کی اصل وجہ تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوگی، مگر اس ناکارہ کے ذہن میں اس کے دو نکتے آتے ہیں۔

ایک یہ کہ سکھوں نے ہندو مذہب سے کٹ کر اپنا ایک الگ مذہب بنا لیا تھا، مرزا صاحب کے خطاب "جے سنگھ بہادر" میں یہ لطیف پیشگوئی تھی کہ مرزا صاحب بھی دینِ اسلام سے کٹ کر ایک نیا دین تصنیف فرمائیں گے، اور ان کے نئے مذہب کی اسلام سے وہی نسبت ہوگی جو سکھ مذہب کی ہندو مذہب سے ہے

دوسرے اس میں بطور پیشگوئی یہ اشارہ بھی تھا کہ کسی زمانے میں مرزا صاحب کے ہم عقیدہ و ہم مذہب لوگوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ہندوؤں اور سکھوں کی صف میں شمار کیا جائیگا۔

بہرحال مرزا صاحب کا "الہامی خطاب" "جے سنگھ بہادر" بڑا معنی خیز ہے اور اس سے صریح طور پر یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرزا صاحب کو سکھوں سے قوی مشابہت ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ کسی "جے سنگھ بہادر" کا بروز کامل ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو "جے سنگھ بہادر" کا خطاب دیا جانا ضروری ہوا۔

آپ کے ڈاکٹر صاحب نے اس ناکارہ کو جو گالیاں دی ہیں۔ مجھے ان کا کوئی شکوہ نہیں۔ نہ ان کا جواب دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کا جواب آپ خود ایک مصرع میں دے چکے ہیں۔ یعنی:

ع "چور کو مکاد تو گولی کھاؤ"

جن لوگوں نے ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جبائے نبوت چرا کر "جے سنگھ بہادر" کے حوالے کردی ہو۔ ان کو اگر للکارا جائے۔ تو گالی اور گولی کے سوا ان سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔

پیارے ثاقب! کیا آپ سے توقع کرسکتا ہوں کہ صحافتی آداب کے مدنظر آپ میرا مراسلہ بھی اپنے پرچہ میں چھاپ دیں گے تاکہ ڈاکٹر صاحب تک میری نگارشات پہنچ جائیں۔

فقط والدعا

آپ کا مخلص

محمد یوسف لدھیانوی عفی اللہ عنہ

بقیہ: صدیق اکبر رضہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقاما کدنا نہلک فیہ لولا ان اللہ من علینا بابی بکر رضہ یعنی ہم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحلت کے بعد ایسے مقام پر تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضہ جیسا خلیفہ عطا فرما کر ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم برباد ہوگئے ہوتے۔

علامہ اقبال رحمہ کی ایک نظم سے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

پوچھا حضور سرورِ عالم نے اے عمر!
اے وہ کہ جوشِ حق سے تیرے دل کو ہے قرار
رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا؟
مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار
کی عرض، نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ ملتِ بیضا پہ ہے نثار
اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا!
جس سے بنائے عشق و مروت ہے استوار
بولے حضور: چاہیے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہے اعتبار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق رضہ کے لیے ہے خدا کا رسول بس

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

قادیانیوں کی نئی شرارت

آجکل قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے نام اس مضمون کے خطوط آ رہے ہیں کہ مسلمان اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ مٹا کر گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حالانکہ قادیانی خود گستاخ رسولؐ ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ:

الف: موجودہ دور میں "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا ہے اس لئے قادیان کا اسود عنسی مرزا غلام قادیانی (نعوذ باللہ) خود محمد رسول اللہؐ ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ب: اور یہ کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی روحانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھی اور مرزا کی روحانیت چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور کامل ہے۔ حضورؐ کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور مرزا کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے (خطبہ الہامیہ)

ج: اور یہ کہ مرزا خدا کا آخری نور ہے۔ (کشتی نوح)

د: اور یہ کہ مرزا افضل الرسل ہے کیونکہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر مرزا کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (تذکرہ)

ہ: اور یہ کہ آسمان و زمین اور پوری کائنات کی تخلیق صرف مرزا کی خاطر ہوئی ہے۔ (تذکرہ)

و: اور یہ کہ مرزا کی وحی نبوت نے شریعت کی تجدید کی ہے اس لئے اب مرزا کی وحی اور تعلیم ہی پوری انسانیت کے لئے مدار نجات ہے۔ (اربعین)

ز: اور یہ کہ مرزا کے بغیر دین اسلام مردہ، لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت ہے اور مرزا کو نہ ماننے والے تمام مسلمان، کافر اور جہنمی ہیں۔

(اخبار الفضل۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ تذکرہ)

الغرض قادیانی عقیدہ کے مطابق "محمد رسول اللہ" کا دوبارہ ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا ہے، اور یہ دوسرا ظہور محمد عربیؐ کے ظہور سے اعلیٰ و افضل اور اکمل ہے اس لئے مرزا خاتم النبیین اور آخری نبی بھی ہے۔ افضل الرسل بھی اور مدار نجات بھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا کی شان میں یہ قصیدہ نعتیہ پڑھا، اور مرزا قادیانی سے داد تحسین وصول کی۔

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں — غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر — مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

قادیانی، جو کلمہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھتے ہیں تو محض اس لئے کہ ان کے نزدیک مرزا قادیانی بعینہٖ "محمد رسول اللہ" کا ظہور کامل ہے چنانچہ مرزا قادیانی کا منجھلا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

انصاف کیجئے کہ کونسا باغیرت مسلمان ایسا ہوگا جو اس پاک سرزمین میں قادیان کے اسود عنسی، مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہؐ کی حیثیت سے برداشت کرے؟ اور قادیان کے جعلی محمد رسول اللہؐ کے نام کا کلمہ لکھنے کی اجازت دے؟ پاکستان میں ایک معمولی کانسٹیبل کی جعلی وردی پہننے والے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے، ہم پوچھتے ہیں کہ "محمد رسول اللہؐ" کی جعلی وردی پہننے والوں کو کیوں کھلی چھٹی ہے؟ کیا اس ملک میں نبیؐ کے نام کی کوئی عزت نہیں؟

قادیانیوں کی عبادت گاہیں در اصل کفریات، ارتداد کے مرکز، الحاد و زندقہ و بے دینی کے اڈے اور حافظ ابن تیمیہؒ کے بقول "بیت الشیاطین" ہیں، ان معنوی غلاظت خانوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی چسپاں کرنا ان مقدس کلمات کی توہین ہے۔ جس طرح گندگی کی جگہ سے مقدس کلمات کا مٹانا واجب ہے ٹھیک اسی طرح قادیانیوں کی عمارتوں سے کلمہ طیبہ اور دیگر مقدس کلمات کا مٹانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان